نستعلیق نامہ

اثرِ خامۂ نفیس رقم

جمع و ترتیب

حافظ سیّد انیس الحسن رحمہ اللہ

ناشر

دار النّفائس

کریم پارک ۳ راوی روڈ لاہور

الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن السلام المؤمن المهيمن

العزيز الجبار المتكبر الخالق الباری المصور الغفار القهار الوهاب

الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل

السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور

الشكور العلی الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب

المجيب الواسع الحكيم الباعث الشهيد الودود

الله

المجيد الحق الوكيل القوی المتين الولی

الحميد المحصی المعيد المحيی المميت الحی القيوم الواجد الماجد

الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الآخر الظاهر

الباطن الوالی المتعال البر التواب المنتقم العفو الرؤوف مالک الملک

ذوالجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع الضار النافع النور

الهادی البديع الباقی الوارث الرشيد الصبور

نستعلیق نامہ

اثرِ خامۂ نفیس رقم

جمع و ترتیب

حافظ سیّد انیس الحسن رحمہ اللہ

ناشر

دار النفائس ۔ کریم پارک ۔ لاہور

اشاعتِ اوّل

محرّم الحرام ۱۴۲۵ھ مارچ ۲۰۰۴ء

نام کتاب : نستعلیق نامہ

اَثرِ خامہ : سیّد انور حسین نفیس رقم
(ابن و تلمیذ خطّاط القرآن سیّد محمّد اشرف علیؒ)

جمع و ترتیب : سیّد انیس الحسن مرحوم (ابنِ نفیس رقم)

مطبع : اولمپیا آرٹ پریس لاہور

ناشران : سیّد زید و شاہ بلال

کاپی پیسٹنگ : محمد جمیل حسن تلمیذ سیّد نفیس رقم

کوشش : حافظ بغلانی

مقامِ اشاعت : دارُ النفائس ۔ کریم پارک ۔ لاہور

قیمت :

تقسیم کار

مکتبہ انوارِ اسلام ۔ اُردو بازار لاہور

نستعلیق نامہ

اَثرِ خامۂ نفیس رقم

جمع و ترتیب

حافظ سیّد انیس الحسن رحمہ اللہ

ناشر

دارُ النفائس ۔ کریم پارک ۔ لاہور
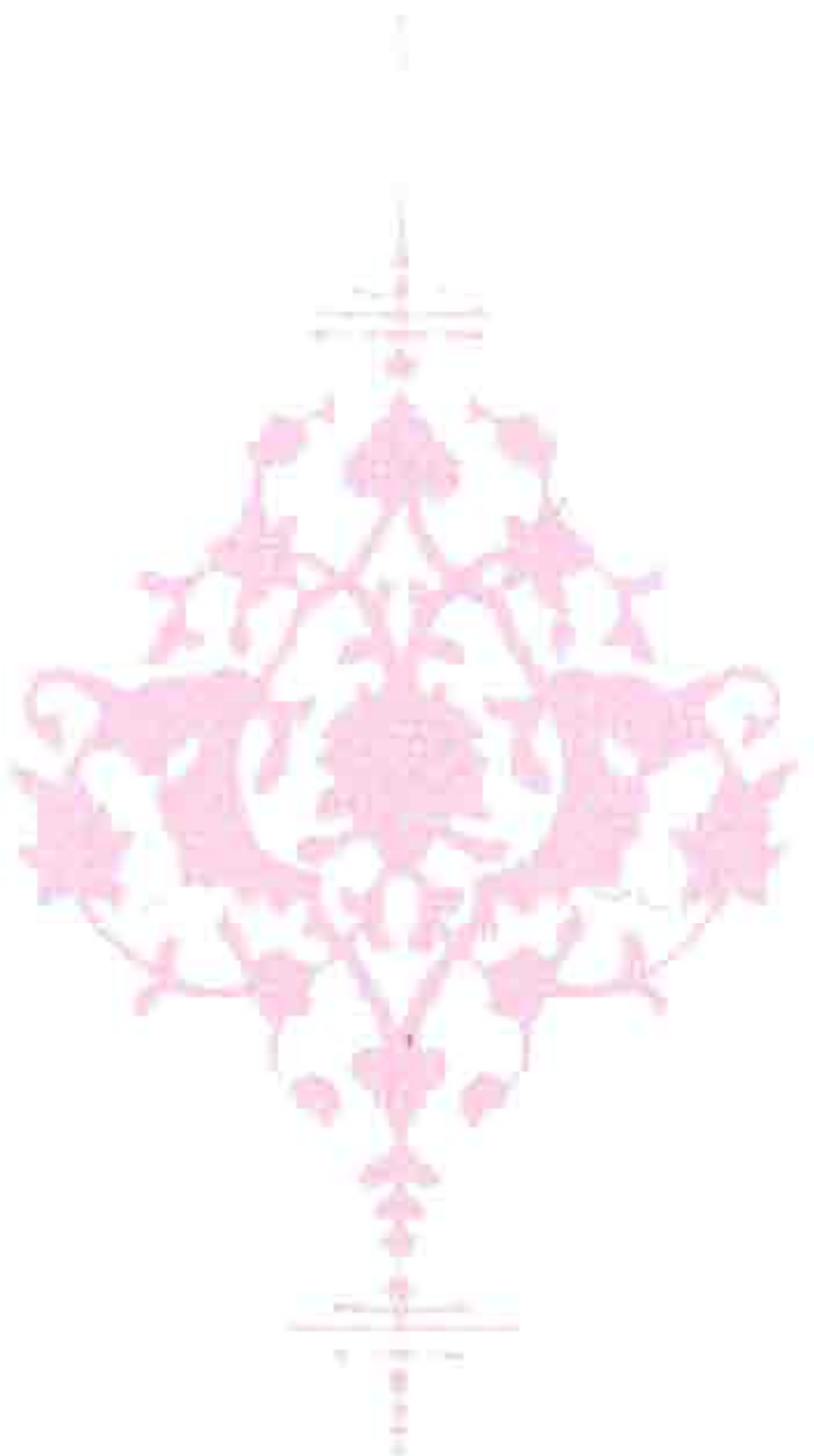
بسم الله الرحمن الرحيم

إقرأ باسم ربك الذي خلق

خلق الإنسان من علق

إقرأ وربك الأكرم الذي علم بالقلم

علم الإنسان ما لم يعلم

القرآن الحكيم

مفتش ۱۳۹۶ هـ

سیّد انور حسین نفیس رقم

خطّاطی

تاریخی عظمت کا شاہکار — ایک بے مثال فن

قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا — ہم نے آدم کو تمام اسماء سکھائے

"اسماء" سے مختلف مفہوم مراد لیے گئے ہیں جن میں علوم، زبانیں اور ان کی تحریریں بھی شامل ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اُن کی اولاد نے جن میں ایک لاکھ سے اوپر انبیاء کرامؑ بھی گزرے ہیں علم اور تحریر کی ترویج و اشاعت کی، حتّٰی کہ یہ سلسلہ ساری دُنیا میں پھیل گیا۔ ابتدائے آفرینش سے قلم اور علم میں باہمی رشتہ و تعلق چلا آرہا ہے۔ قلم کی شاخ سے علم کی کونپل پُھوٹی ہے۔

اوّلین وحی مبارک میں حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ — آپ (قرآن پاک) پڑھیے اور آپ کا
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ — رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم
الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ — عطا کیا اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وُہ
(القرآن) — نہیں جانتا تھا۔

گویا قلم کو یہ شرف و اعزاز حاصل ہے کہ خود پروردگارِ عالم نے اسے اشاعتِ علم کا ذریعہ و واسطہ قرار دیا ہے۔ تاریخ کے ابتدائی زمانہ میں تحریر کی مختلف شکلیں تھیں۔ آہستہ آہستہ انسان کا جمالیاتی ذوق اس میں محاسن پیدا کرتا چلا گیا۔ مفسّرین و مؤرّخین کا بیان ہے کہ سب سے پہلے حضرت ادریس علیہ السلام کو خطّاطی و خوشنویسی کا ہُنر عطا کیا گیا۔

مؤلّف "التّعریف والاعلام" نے بروایت حضرت عُمر بن عبدالبر لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اَوَّلَ مَنْ كَتَبَ بِالْعَرَبِيَّةِ	اوّل جس نے عربی زبان لکھی حضرت
اِسْمٰعِيْل عَلَيْهِ السَّلَامْ	سمٰعیل علیہ السلام تھے۔

ابنِ ندیم کا بیان ہے کہ حضرت سمٰعیل علیہ السلام کے فرزندانِ گرامی نفیس، نصر، تیما، اور دومہ نے خطِ عربی کی ترویج و اشاعت کی۔ بعد میں اُن کا اندازِ خط حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قبیلہ نبطی کی نسبت سے خطِ نبطی مشہور ہو گیا۔

خطِ نبطی میں حمیر بن سبا یمنی نے مزید محاسن پیدا کیے۔ اس کا اندازِ تحریر خطِ حمیری کے نام سے مشہور ہُوا جو حجازِ مقدّس میں بہت مقبول ہُوا۔ اہلِ حیرہ (کوفہ) نے بھی خطِ نبطی میں اصلاحات کیں جس سے وہ خطِ حیری کہلانے لگا۔ حیرہ شہر کُوفہ کا پُرانا نام ہے۔

حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانۂ مبارک میں خطِ حمیری اور خطِ حیری میں کتابت ہوتی تھی۔ آپؐ کے نامہ ہائے مبارک سے اُن کا اندازِ تحریر معلوم ہوتا ہے۔

اسلامی خطّاطی کا آغاز حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ سے ہوتا ہے۔ آپ نزولِ وحی کے فوراً بعد خاص طور پر کسی خوش خط صحابی کو یاد فرماتے، وہ تختی، قلم، دوات لے کر حاضر ہوتے، آپؐ نازل شدہ آیاتِ قرآنی اُنھیں قلمبند کرا دیتے۔ کثیر التّعداد صحابہ کرامؓ میں سے کم و بیش چالیس خوش نصیبوں کو کاتبانِ وحی

ہونے کا شرف حاصل ہُوا۔

حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خطّ وخطّاطی کی طرف خاص طور پر توجّہ فرمائی۔ چنانچہ جنگِ بدر میں جو قیدی اور غلام گرفتار ہو کر آئے۔ آپؐ نے اُنھیں ہدایت فرمائی کہ اگر وہ دس دس مسلمانوں کو علمِ تحریر سکھا دیں تو اُنھیں رہا کر دیا جائے گا۔ اِس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ صحابہ کرامؓ میں خط وخطّاطی کی ترویج عام ہُوئی حضورؐ کے زمانۂ مبارک میں قرآنِ پاک کے لکھے ہُوئے نسخے عام طور پر صحابہ کے پاس موجود تھے۔ بعض صحابہؓ نے خود لکھے اور اکثر نے لکھوائے۔

عہدِ صدیقی، عہدِ فارُوقی، عہدِ عثمانی اور عہدِ علوی میں ذوقِ خوشنویسی مزید ترقّی کر گیا۔ عہدِ اموی کے نامور خطّاط خالد ابن الہیّاجؒ نے مسجدِ نبوی میں آبِ زر سے خطِ کوفی میں سورۃ والشّمس لکھی جو صدیوں تک برقرار رہی۔ انھوں نے حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کے لیے قرآن مجید کا ایک نسخہ لکھا۔ جب یہ مصحف اُن کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ اس کا خط دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اُسے بار بار چُومتے اور آنکھوں سے لگاتے اور آخر یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ اس کا انعام دینا میرے بس کی بات نہیں۔

بنواُمیّہ کے آخری دَور میں قطبۃ المحرر ایک مشہور خطّاط تھے۔ انھوں نے سب سے پہلے خطِ کوفی میں کچھ ایسی اصلاحات کیں جن کی بنیاد پر بعد میں "خطِ نسخ" ایجاد ہُوا۔

ابتدائی عبّاسی عہد میں ضحاک بن عجلان اور اسحاق بن حمّاد مشہور خطّاط تھے۔ خشنام البصری اور مہدی الکوفی بھی اسی دور کے نامور خطّاط تھے۔ اسحاق بن حمّاد کے تلامذہ میں دو بھائی ابراہیم الشجری اور یوسف الشجری تھے۔ ابراہیم الشجری کے شاگردوں میں الاحول المحرر جیسا امامِ فنِ خطّاط تھا، جس نے کئی اقلام ایجاد کیے۔

الاحول المحرر کے فیضِ تربیت سے ایک ایسی شخصیت ظہور میں آئی جس نے خطاطی کی دُنیا میں بہت بڑا انقلاب پیدا کیا۔ یہ مشہورِ عالم خطاط ابوعلی محمّد بن علی بن الحسین بن محمّد بن مقلہ بیضاوی تھا۔ ابن مقلہ بغداد میں ۲۷۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ وہ علمِ تفسیر، حدیث، فقہ، تجوید، شعروادب، انشاء پردازی، خطاطی، غرض سب علوم وفنون میں یکتائے روزگار تھے۔ تین عبّاسی خلفاء مقتدر باللہ قاہر باللہ اور راضی باللہ کی وزارتِ عظمٰی پر مامور رہے۔ حاسدوں کی محلّاتی سازشوں نے انھیں جیل تک پہنچایا۔ بالآخر یہ نابغہ روزگار عالم وفاضل اور شاعر وخطّاط بعہد راضی باللہ ۳۲۸ ہجری میں قتل کر دیا گیا۔ ابن مقلہ نے تین مکمّل قرآن مجید یادگار چھوڑے۔" رضا لائبریری رامپور میں ان کا تحریر کردہ ایک مصحف مبارک بیان کیا جاتا ہے۔

ابن مقلہ نے چھ خطوط ایجاد کیے۔ مولانا جامیؒ فرماتے ہیں:

ابن مُقلہ وضع کرد ایں شش خط از خطِ عرب
ثُلث و ریحان و مُحقّق، نسخ و توقیع و رقاع

بدیع و مُحقّق ہی نے آگے چل کر خطِ نسخ کی شکل اختیار کر لی۔ پہلے خطوط کا ناسخ ہونے کی وجہ سے نسخ کہلایا۔ یہ خط قرآن پاک، کتابوں اور عام تحریروں میں اور ثلث و ریحان زیادہ تر کتابت اور سُرخیوں کے لیے استعمال ہوتے تھے۔ آج ایک ہزار سال کے بعد بھی خطِ نسخ اسلامی دُنیا میں مقبولِ عام ہے۔

ابنِ مُقلہ کے تلامذہ میں عبداللہ بن اسد بن علی القاری اور محمّد بن السمسانی نے شہرت پائی۔ پھر ان دونوں اور خصوصاً عبداللہ بن اسد سے ابوالحسن علی بن ہلال البغدادی نے خطّاطی کی تعلیم وتربیت حاصل کی جو ابن البواب کے نام سے مشہورِ عالم ہیں۔ ان کی ولادت ۳۵۰ ہجری میں ہوئی۔ ابن البواب

فنِ خطّاطی کے مسلّمہ امام اور مجتہد تھے۔ انھوں نے ابنِ مقلہ کے ایجاد کردہ خطوط اور خصوصاً خطِ نسخ کو عروج پر پہنچایا۔ ان کی وفات خلیفہ قادر باللہ کے عہد میں ۴۳۱ ہجری میں ہوئی۔ بغداد میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے مزار کے قریب مدفون ہیں۔ ابن البواب نے اپنی زندگی میں ۶۴ قرآن پاک لکھے۔ سیّد شریف المرتضٰی جیسی عظیم شخصیت نے اُن کا مرثیہ لکھا جو اُن کی عظمت پر شاہدِ عادل ہے۔

ابن البواب کے تلامذہ میں محمّد بن عبدالملک سے نامور خطّاط و محدّث خاتون زینب الدینوریہ نے فنِ خطّاطی سیکھا۔ ملک شاہ سلجوقی کے درباری خطّاط یاقوت بن عبداللہ الملکی الموصلی نے اسی خاتون سے خط کی تعلیم حاصل کی۔ یاقوت بن عبداللہ کے تلامذہ میں عہدِ عبّاسی کا آخری اور عالمِ اسلام کا سب سے مشہور خطّاط یاقوت بن عبداللہ الرومی المستعصمی تھا۔

یاقوت مستعصمی نے ابن البواب کے فن کو اوجِ کمال پر پہنچا دیا۔ انھوں نے قرآنِ مجید کی خطّاطی میں حیرت انگیز جدّتیں اور نکتہ آفرینیاں کیں۔ آج بھی ان کا طرزِ خط ضرب المثل ہے۔ ان کی وفات ۶۹۱ھ میں ہوئی۔ اُن کا فیضان اُن کے چھ باکمال شاگردوں کے ذریعے پورے عالمِ اسلام میں جاری و ساری ہے۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

ارغون بن عبداللہ کاملی، یوسف مشہدی، نصراللہ طبیب، شیخ زادہ احمد السہروردی، مبارک شاہ زرّیں قلم، سیّد حیدر جلی نویس۔

"حالاتِ ہنروراں" میں ہے کہ خوشنویسانِ خراساں کا سلسلۂ تلمّذ نامور خطّاط مولانا عبداللہ صیرفی تک پہنچتا ہے جو سیّد حیدر جلی نویس کے شاگرد تھے۔

مولانا عبداللہ صیرفی کے متعلّق مشہور ہے کہ وہ برّصغیر پاک و ہند میں بھی تشریف لائے تھے۔

وہ سُلطان ابوسعید خدابندہ (م ۷۳۰ھ) کے معاصر تھے۔

نویں صدی ہجری میں میر سیّد علی تبریزیؒ نے خطِ نسخ اور خطِ تعلیق سے خطِ نستعلیق اختراع کیا جسے قبولِ عام حاصل ہُوا۔ وہ امیر تیمور کے معاصر تھے۔ اُن کی وفات نویں صدی ہجری کے وسط میں ہُوئی۔ اُن کے صاحبزادے میر عبداللہ کے ذریعے اُن کا فنّی کمال عام ہُوا۔ ایران، ہندوستان افغانستان اور پاکستان میں اُن کا فیض جاری وساری ہے۔

سرآمدِ خوشنویسانِ پاک وہند آقا عبدالرّشید دیلمی کا سلسلۂ تلمُّذ حسب ذیل ہے:

عبدالرشید دیلمی از میر عماد الحسنی از مولانا مُحمّد حُسین تبریزی اور سیّد احمد مشہدی از مولانا میر علی ہروی از مولانا سلطان علی مشہدی از حافظ حاجی مُحمّد از مولانا مظہرالدین اظہر از مولانا فریدالدین جعفر تبریزی از خواجہ میر عبداللہ از حافظ خواجہ ظہیرالدین میر سیّد علی تبریزی رحمہم اللہ تعالیٰ

برّصغیر پاک وہند میں مسلمانوں کی آمد اور خطّاطی کی تاریخ یکساں پُرانی ہے۔ قدیم مساجد مُقابر کے کتبات سے مسلمان حکمرانوں خصوصاً سلاطینِ دہلی کے اعلیٰ ذوقِ خطّاطی کا ثبوت ملتا ہے۔

سندھ میں بنبھور (نواحِ ٹھٹھہ) کے مقام پر ایک قدیم معدوم مسجد کا کتبہ نہایت صاف تزئینی خطِ کوفی میں قابلِ دید ہے۔ یہ مسجد ۲۹۴ ہجری میں امیر محمّد بن عبداللہ کے حکم سے تعمیر کی گئی تھی۔ مسجد قوۃ الاسلام دہلی بھی برّصغیر کی قدیم ترین عمارات میں شمار ہوتی ہے۔ یہ مسجد ۵۹۴ھ میں سلطان قطب الدین ایبک (م ۶۰۷ھ / ۱۲۱۰ء) کے فرمان سے تعمیر ہوئی۔ اس کے کتبے کسی بلند پایہ خطّاط کی مہارت وکاوش کی گواہی دیتے ہیں۔ ماہر خطّاط نے دیدہ زیب خطِ کوفی وثلث و ریحان میں خوب دادِ فن دی ہے۔ عہد علائی کے کتبے بھی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں لیکن دیگر علوم وفنون

کی طرح فنِ خطّاطی کو بھی عروج و کمال عہدِ مغلیہ میں حاصل ہُوا۔ بابر (م ۹۳۷ھ) خُود بھی خطّاط تھا۔ اس کا سلسلۂ تلمّذ میر علی تبریزی سے ملتا ہے۔ وہ ایک خط کا مُوجد بھی تھا جو خطِ بابری کے نام سے مشہور ہے۔ بابر کے عہد میں مولانا شہاب الدین ہروی (م ۹۴۲ھ) مشہور عالم و شاعر و خطّاط تھے۔ اُن کے لکھے ہوئے بعض کتبے درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ میں اب تک موجُود ہیں۔

ہمایوں کے زمانے (۹۳۷ تا ۹۶۳ھ) میں بھی مولانا شہاب موجود تھے۔ ایک اور خطّاط سلطان علی بھی عہدِ ہمایونی میں مشہور تھے۔ عہدِ اکبری (۹۶۳ تا ۱۰۱۴ھ) میں خطّاطی کو بہت فروغ ہُوا۔ اس عہد کے نامور خطّاط جن کو اکبر نے جاگیر، منصب اور خطابات سے سرفراز کیا اور دفترِ انشاء میں مختلف عہدوں پر متقرّر کر کے اُن کی حوصلہ افزائی کی، حسبِ ذیل ہیں:

مُحمّد اصغر ہفت قلم (م ۹۷۳ھ) خواجہ عبدالصمد شیریں قلم، علّامہ میر فتح اللہ شیرازی (م ۹۹۰ھ) مُحمّد حسین کشمیری زرّیں قلم، مظفّر علی، خنجر بیگ چغتائی، راجہ تو ڈرمل، میرزا عبدالرحیم خانخاناں، میرزا عزیز کوکلتاش، رائے منوہر، مُلّا عبدالقادر اخوند، محمّد یوسف کابلی، خواجہ ابراہیم حسین عبدالرحیم عنبریں قلم، میر معصوم قندھاری بانی مسجد منزل گاہ سکھر، حسین بن احمد چشتی، پنڈت جگن ناتھ، مُلّا علی احمد مُہرکن۔

عہدِ جہانگیری (۱۰۱۴ تا ۱۰۳۶ھ) کے نامور خطّاط یہ ہیں:

میر خلیل اللہ شاہ، میر عبداللہ تبریزی مشکیں قلم (م ۱۰۳۵ھ) خواجہ مُحمّد شریف، میرزا محمّد حسین مُوجد خطِ شکستہ (م ۱۰۲۶ھ) شاہزادہ خسرو بن جہانگیر بادشاہ، شاہزادہ پرویز بن جہانگیر محمود بن اسحاق شہابی الہروی، احمد علی راشد۔

شاہجہانی دور (۱۰۳۶ تا ۱۰۷۶ھ) میں خطّاطی کو بہت فروغ ہُوا، تاج محل آگرہ فنِ خطّاطی کا زندۂ جاوید مُرقّع ہے۔ اس کے در و دیوار پر جن بلند پایہ خطّاطوں نے اپنے فنّی کمالات کا

خاں، جیسے عظیم خوشنویس تھے۔ اُردو کے مشہور شاعر میر سوزؔ بھی اس دَور کے بہترین خطّاط تھے۔
حافظ نوراللہ اور قاضی نعمت اللہ لاہوری بھی اسی عہد کے استاذ الخطّاطین تھے جن سے لکھنؤ میں
خطّاطی کی نشاۃِ ثانیہ کا آغاز ہُوا۔

اکبر شاہ ثانی کے عہد (۱۲۲۱ھ تا ۱۲۵۲ھ) میں مولائی صاحب میر محمّد حسین، حافظ ابراہیم،
غلام علی خاں، حافظ نقاءاللہ دہلوی، میر ابوالحسن المشہور بہ میر کلّن، میر زین العابدین، میر مہدی، شاہ
وارث علی، خواجہ غلام نقشبند خاں مشہور خطّاط تھے۔ مولانا غلام محمّد ہفت قلمی دہلوی مؤلّف "تذکرۂ
خوشنویسیاں" بھی اسی زمانے میں گزرے ہیں

اعزّ الدین عالمگیر ثانی کے عہد میں عماد الملک غازی الدین خاں، فیروز جنگ خطّاطِ ہفت قلم تھے۔

آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر خطِ نسخ کے خطّاط تھے۔ اُن کے شاگردوں میں بلند پایہ
خوشنویس تھے جن میں حافظ امیر الدین اور مولانا ممتاز علی نزہت رقم شہرۂ آفاق ہوئے۔
اسی دَور میں خطِ نستعلیق کے جلیل القدر خوشنویس سیّد محمّد امیر رضوی عرف میر پنجہ کش،
(م ۱۸۵۷ھ) بھی تھے جن کے تلامذہ میں آغا میرزا دہلوی اور عبا داللہ بیگ جیسے بلند پایہ خوشنویس
تھے۔ بدر الدین علی خاں مُرصّع رقم جو مُہرکنی میں بے نظیر تھے، اسی زمانے میں گزرے ہیں۔

لاہور میں فنِ خطّاطی کی نشاۃِ ثانیہ کا آغاز مشہور خطّاط امام وَیردی (م ۱۸۸۰ھ) سے
ہوتا ہے وہ خطِ نستعلیق کے امام اور اپنے عہد کے بے مثل خوشنویس تھے۔ اُن کی خطّاطی کے نمونے
متعدّد مقامات پر موجُود ہیں۔ اُن کی مکتوبۂ گلستانِ سعدی" نیشنل میوزیم کراچی کی زینت ہے۔

مظاہرہ کیا ہے اُن میں عبدالحق شیرازی عرف امانت خاں کا نام سرِفہرست ہے۔ آقا عبدالرشید دیلمی بھی اسی زمانے میں ایران سے ہندوستان تشریف لائے۔ انھوں نے پہلے لاہور میں قیام کیا پھر آگرہ چلے گئے۔ شاہجہان نے ان کی بڑی قدر و منزلت کی۔ داراشکوہ کا استاد مقرّر کر دیا۔ ۱۰۸۱ھ میں انھوں نے وفات پائی۔

سلطان اورنگ زیب عالمگیر (م ۱۱۱۹ھ) خود بھی ایک بلند پایہ خطّاط تھے۔ انھوں نے زمانۂ شاہزادگی میں ایک قرآن پاک تحریر کیا جسے مطلّا و مذہّب کرا کر مسجد نبوی کے لیے ارسال کیا تخت نشینی کے بعد بھی ایک مصحف پاک لکھا۔ اُسے بھی مطلّا و منقّش کرا کر کعبۃ اللہ کی نذر کیا۔ عہدِ عالمگیری میں ہدایت اللہ زرّیں رقم، سیّد علی جواہر رقم، میر محمّد باقر، میرزا محمّد جعفر کفایت خاں وغیرہ بلند پایہ خوشنویس تھے۔ اکثر مغل شہزادے اور شہزادیاں بھی خوشنویسی سے لگاؤ رکھتے تھے۔

سلطان عالمگیر کے بعد مُحمّد معظّم بہادر شاہ (۱۱۱۹ھ تا ۱۱۲۴ھ) اور معزالدین جہاندار شاہ نے چھ سال حکومت کی۔ اُن کے بعد فرخ سیر تخت نشین ہوئے۔ اس عہد میں بھی وہی خطّاط تھے جو عہدِ عالمگیری میں تھے۔

مُحمّد شاہ رنگیلے کے دور (۱۱۳۱ھ تا ۱۱۶۱ھ) میں مُحمّد افضل لاہوری قادری خطِ نستعلیق کے سب سے بڑے خطّاط تھے۔ لوگ انھیں آقا عبدالرشید دیلمی کے بعد "آقائے ثانی" کہتے تھے۔ مُحمّد حفیظ خاں بھی ان کے بلند پایہ معاصر خطّاط تھے۔ مُحمّد مقیم، میر مُحمّد موسیٰ سرہندی، نواب مُرید خاں مولوی حیات علی وغیرہ بھی اس عہد کے نامور خطّاط تھے۔

شاہ عالم کے زمانے میں قاضی عصمت اللہ خاں قرآن پاک کے بے مثل خطّاط تھے۔ اُن کے شاگردوں میں میر گدائی، حافظ ابُوالحسن، میر کرم علی، حافظ مسعود اور عنایت اللہ سرِوص فیض اللہ

خطِ نسخ میں مولانا ممتاز علی نزہت رقم اور حافظ امیر الدین دہلوی کے شاگرد تھے۔ خطِ نستعلیق انھوں نے مولوی سیّد احمد ابن آبادی سے سیکھا تھا۔ اُن کے صاحبزادے مُحمّد شفیع اور مُحمّد شریف بھی بہترین خطّاط تھے۔ مولانا محمّد عبداللہ وارثی خطِ نسخ میں اپنے والد حافظ فضل الٰہی صاحب کے اور خطِ نستعلیق میں مولوی سیّد احمد ابن آبادی کے شاگرد تھے۔ اُن کے تلامذہ میں اُن کے فرزند مولانا مُحمّد عنایت اللہ اور پیر عبد الحمید صاحب مشہور ہیں۔

اسی زمانے میں مولانا غلام رسول عادل گڑھی، مولانا امام الدین کیلانی، مولوی محمّد الدین جنڈیالوی اور حکیم سیّد محمّد عالم گھوڑیالوی بھی قرآنی خط کے ماہرین میں سے تھے۔

مولانا غلام رسول عادل گڑھی کے پوتے مولوی عبد الرشید محبوب رقم اور مولوی مُحمّد حسین مبارک رقم قرآن پاک کے اعلیٰ خطّاط تھے۔ مولانا امام الدین کیلانی کے خاندان میں آج بھی قرآن نویسی کا شغل جاری ہے۔ مولوی عبد الغفار اور عبد الرحمٰن ان کی یادگار ہیں۔ مولانا محمّد الدین جنڈیالوی کی صاحبزادی فاطمۃ الکبریٰ اور فرزند مُحمّد یُوسف دہلوی برِّصغیر کے بلند پایہ خطّاط ہیں۔ فاطمۃ الکبریٰ نے کئی ایک قرآن پاک لکھ کر شہرت حاصل کی۔ یوسف دہلوی خطّاطانِ دہلی کے اُستاد مانے جاتے ہیں۔ ان دنوں کراچی میں ہیں، اُن کے تلامذہ میں عبد المجید دہلوی اور شفاعت احمد صاحبِ فن خوشنویس ہیں۔

حکیم سیّد محمّد عالم گھوڑیالوی کا فیضانِ خطّاطی بھی جاری و ساری ہے۔ اُن کے تلامذہ میں حکیم سیّد نیک عالم شاہ اور سیّد مُحمّد اشرف علی سیّد القلم، قرآن نویسی میں مشہور ہیں۔ الماس رقم بھی اُن کے شاگرد تھے لیکن انھوں نے صرف خطِ نستعلیق ہی سیکھا اور اُسی میں کمال حاصل کیا۔

اِس وقت خطّاطی کے میدان میں خوشنویسوں کی ایک کثیر تعداد سرگرمِ عمل ہے۔ جن میں پروین رقم، زرّیں رقم اور الماس رقم کے علاوہ دیگر اساتذۂ فن کے تلامذہ بھی موجود ہیں۔ پروین رقم کے شاگردوں میں اقبال ابن پروین رقم، منشی خوشی مُحمّد ناصر قادری، محمود اللہ صدیقی، حافظ مُحمّد اعظم

شیخ الاسلام عبداللہ ہرویؒ کا ایک رسالہ اُن کا لکھا ہُوا شاہی قلعہ کے نوادرات میں شامل ہے لاہور میں سُوتر منڈی کی ایک مسجد میں اُن کے کتبے ایک عرصہ تک خوشنویسانِ لاہور کی مشق و اصلاح کا نمونہ و مرجع بنے رہے۔ اُن کے معاصرین میں مولوی سیّد احمد امین آبادی اور احمد علی کشمیری مشہور خوشنویس تھے۔ مولوی صاحب کا حلقۂ تلامذہ وسعت کے اعتبار سے مرزا امام ویردی سے کم نہ تھا۔ ان کے شاگردوں میں منشی عبدالغنی شیریں قلم اور مولوی محمّد عبداللہ وارثی جیسے خطّاط شامل ہیں اُن کے فرزند خلیفہ نور احمد بھی بلند پایہ خوش نویس تھے۔

امام ویردی کے بعد خطِ نستعلیق کے مشہور ماہر و مُصلح عبدالمجید پرویں رقم (م ۱۹۴۶ء) نے سب سے زیادہ شہرت پائی۔ انھوں نے ابتدا میں امام ویردی اور مولوی سیّد احمد امین آبادی کی تقلید اختیار کی۔ بعد میں اپنی خداداد استعداد و صلاحیت اور شفاالملک حکیم فقیر محمّد چشتی کے صائب مشوروں سے حروفِ ابجد کی ساخت اور الفاظ کے پیوندوں کی پرداخت میں انھوں نے نہایت حسین اور دل کش ترامیم کیں۔ اُن کی روشِ خط اور طرزِ نگارش کو قبولِ عام حاصل ہُوا۔ کلامِ اقبال کی کتابت نے اُن کی شہرت کو چار چاند لگائے۔ پرویں رقم کے معاصرین میں حاجی دین محمّد خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اسی دور میں منشی تاج الدین زرّیں رقم اور منشی محمّد صدیق الماس رقم نے بھی نستعلیق نگاری میں بڑا نام پیدا کیا۔

امام ویردی اور مولوی سیّد احمد امین آبادی چونکہ خطِ نستعلیق ہی کے ماہر خطّاط تھے اس لیے اُن کے تلامذہ میں بھی یہی رُجحان قائم رہا اور انھوں نے صرف خطِ نستعلیق میں ہی فنّی کمالات حاصل کیے۔ انہی اثرات کے تحت پرویں رقم، زرّیں رقم اور الماس رقم کی تمام تر توجّہ بھی اسی خط کی جانب رہی لیکن خطّاطوں کا ایک طبقہ ایسا بھی تھا جنھوں نے قرآن نویسی کا پاکیزہ شغل اختیار کیا۔ اُن میں مولانا محمّد قاسم لُدھیانوی اور مولانا محمّد عبداللہ وارثی نے زیادہ شہرت پائی۔ مولانا محمّد قاسم لُدھیانوی

حاجی محمد اعظم، احمد حسین سہیل رقم، اور فضل الٰہی مرحوم خطِ نستعلیق کے مشہور خوشنویس ہیں۔ زرّیں رقم مرحوم کے تلامذہ میں خطّاطِ ہفت قلم حافظ محمد یوسف سدیدی اور صوفی خورشید عالم صاحب محمود سدیدی جیسے ماہرِ فن شامل ہیں۔

الماس رقم کے تلامذہ میں اُن کے صاحبزادے محمود احمد اور خواہرزادے جمیل احمد تنویر رقم، محمد صدیق، خواجہ محمد شفیع اور محمد اقبال عباسی وغیرہ معروف خطّاط ہیں۔ معاصر خطّاطوں میں گوجرانوالہ کے محمد حسین صاحب بھی نسخ و نستعلیق کے اچھے خطّاط ہیں۔ ملک علی محمد صاحب، بابا عبدالقدوس اور محمد دین کلیمی بھی نستعلیق کے ماہر خوشنویس ہیں۔ حافظ محمد اعظم صاحب نے پچھلے چند برس سے قرآن نویسی کا شغل اختیار کیا ہے پہلے اخبار میں ملازم تھے۔ خطِ نستعلیق انھوں نے پروین رقم سے سیکھا خطِ نسخ میں سیّد محمد اشرف علی سیّد القلم (والد ماجد راقم سطور) سے استفادہ کیا ہے۔

سرزمین پنجاب میں لاہور کے علاوہ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے اضلاع بھی خطّاطی کے مرکز چلے آرہے ہیں، اب راولپنڈی، لائلپور، سرگودھا، ملتان اور بہاولپور میں بھی خطّاطوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔

دورِ حاضر میں فنِ خطّاطی اپنی پوری جولانیوں کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ زمانہ ماضی قریب میں خطّاطوں کی رغبت و توجّہ صرف نسخ و نستعلیق پر مرکوز رہی ہے لیکن بحمداللہ اس وقت بعض اساتذہ فن ایسے بھی ہیں جو زیادہ سے زیادہ خطوطِ اسلامی پر عبور رکھتے ہیں۔ ان کے تلامذہ اور متبعین میں خطِ کوفی ثُلث، دیوانی، رقاع اور طُغرا کی طرف رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

ماہرِ فن اساتذہ کے تلامذہ و متبعین کی ایک کثیر تعداد اس وقت ذاتی اداروں، اخباروں، رسالوں اور دیگر سرکاری و نیم سرکاری شعبوں میں کام کر رہی ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

جدّة : ١٢ شوال المكرم

بسم الله الرحمن الرحيم

إنه من سليمان وإنه بسم الله الرحمن الرحيم

ألا تعلوا علي وأتوني مسلمين
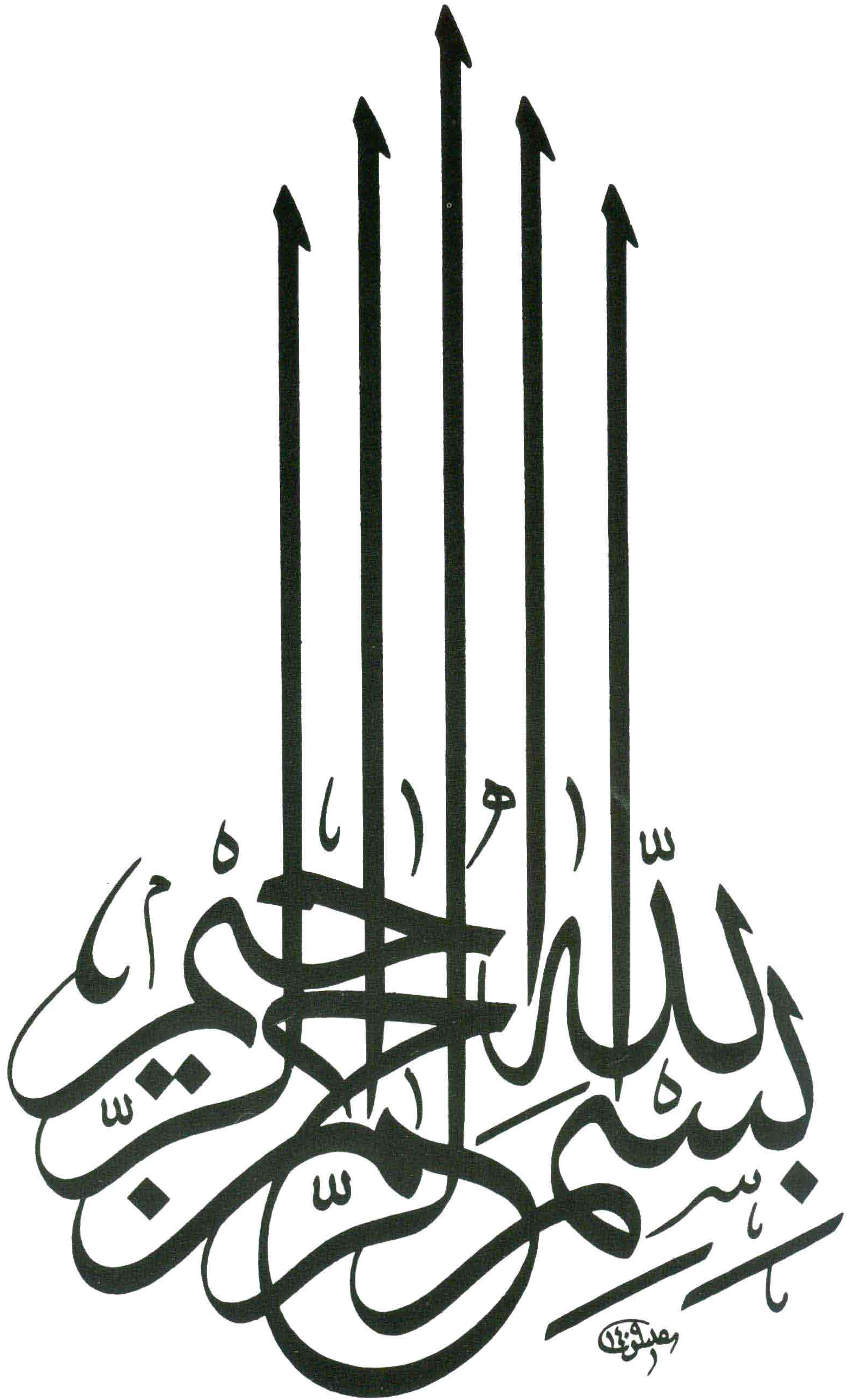
القرآن الكريم

بسم الله الرحمن الرحيم

كتبه نفيس الحسيني ٢٥ ذو القعدة ١٤٠٧ سنة هـ بجهة العزيز الحافظ انيس الحسن الحسيني سلمه
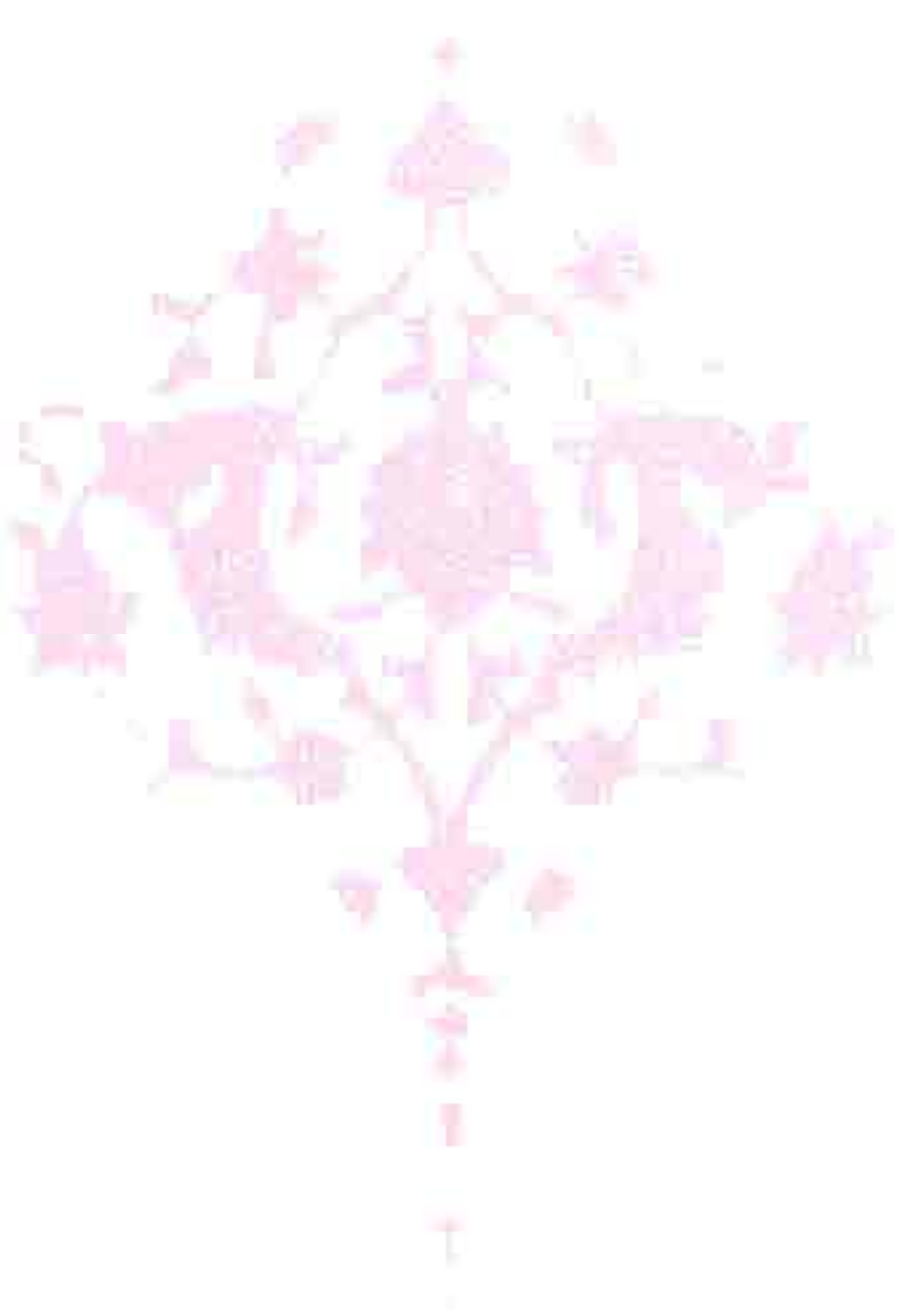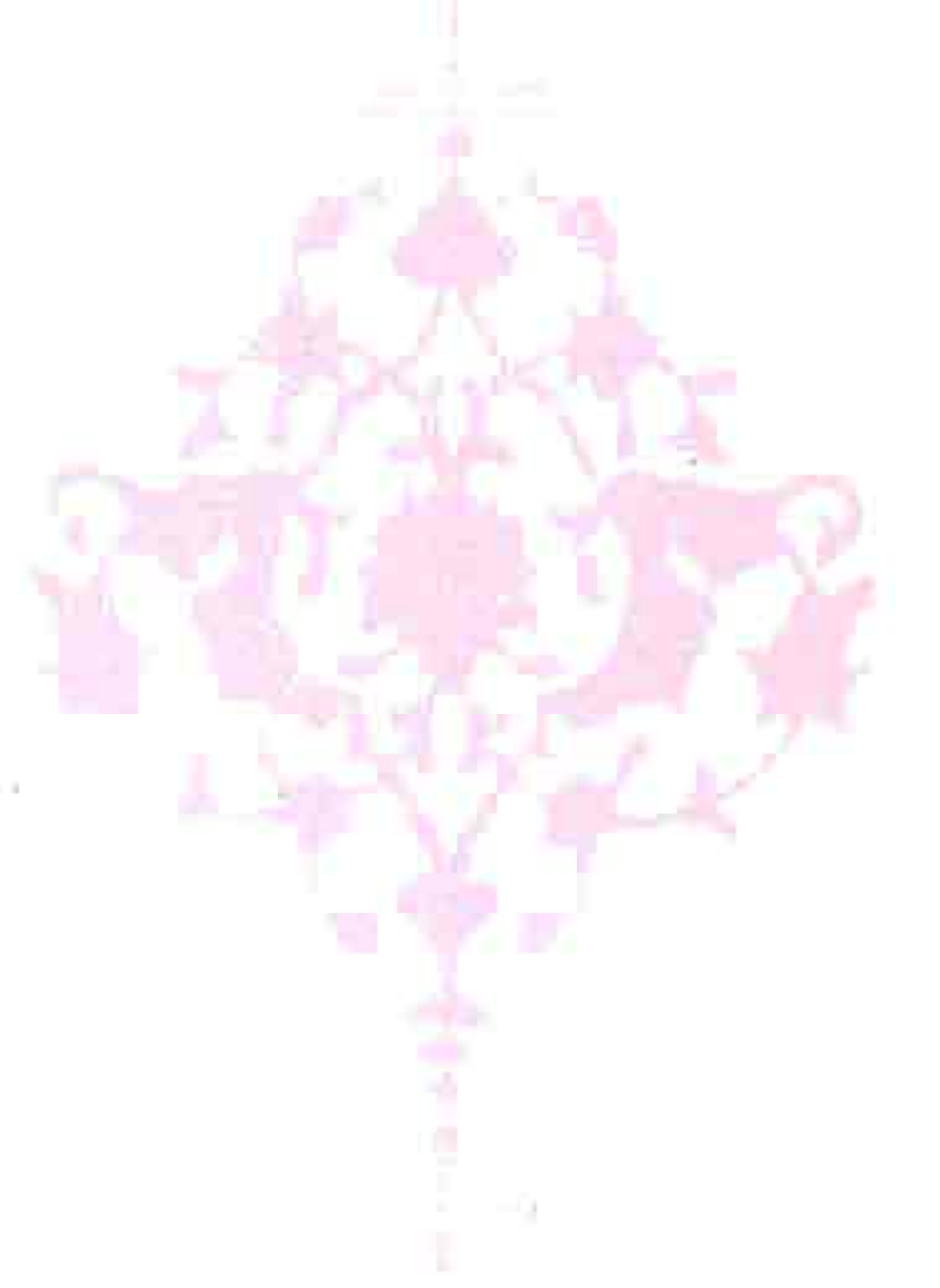
بسم الله الرحمن الرحیم

١٤١٣

بسم الله الرحمن الرحیم

بجهة اخی فی الله رضوان بهیة سلمه الله : کتبه نفیس الحسینی الباکستانی فی بغداد

۱۳ رمضان المبارک سنة ۱۴۰۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ فی القرآن المجید

الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین

ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم

صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

سید نفیس الحسینی ◆ ۱۳۸۷ ہجری

بسم الله الرحمن الرحيم
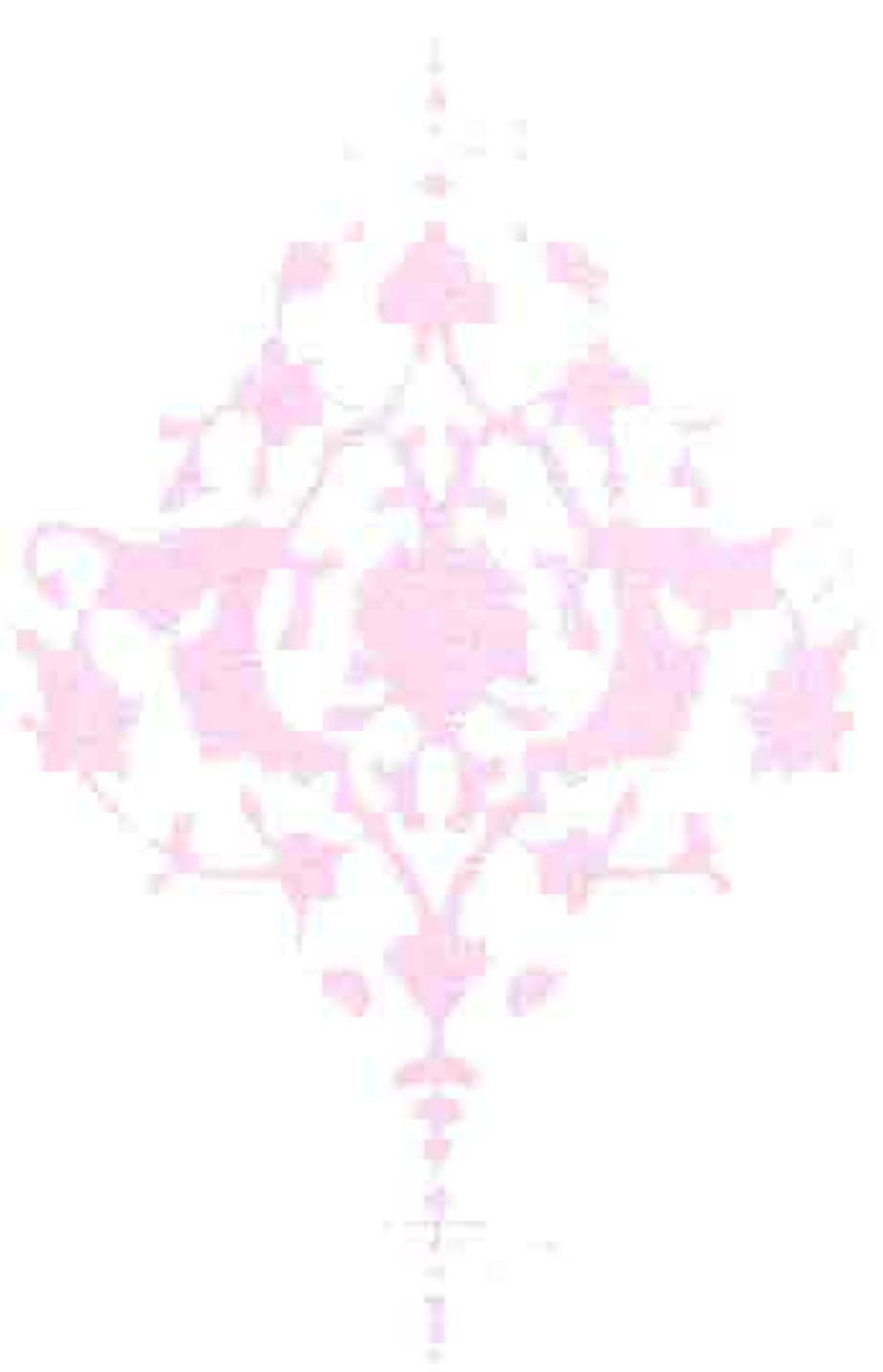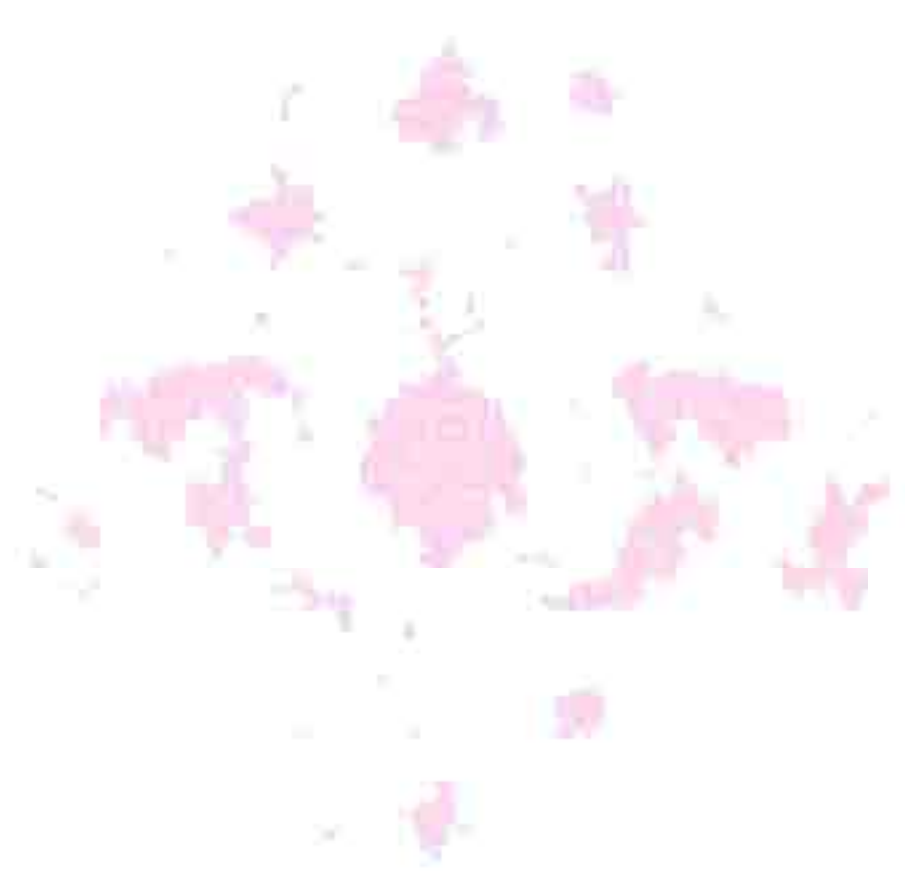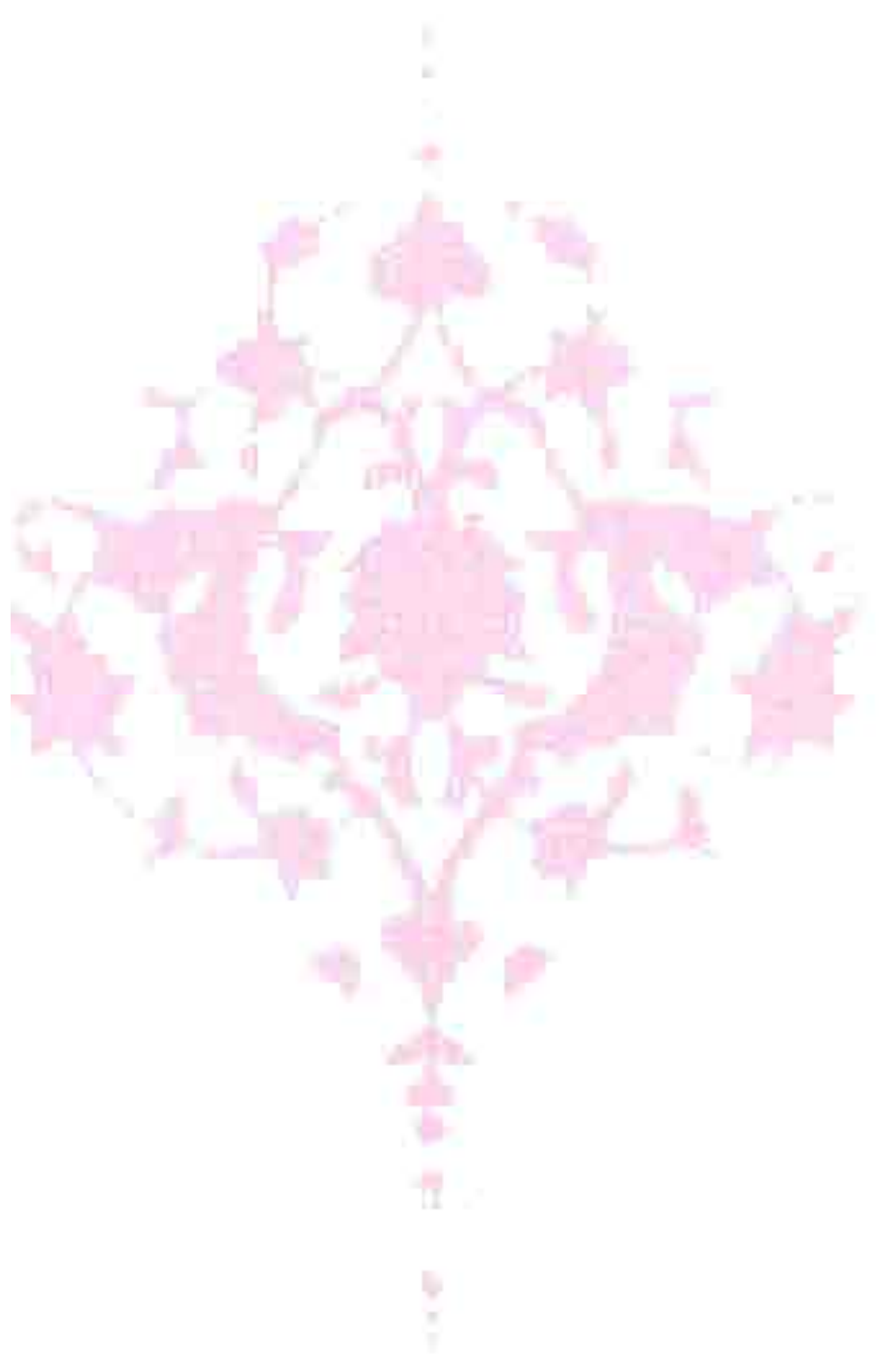
اللهم

صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم

بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

كتبه الفقير نفيس الحسيني اللاهوري غفر الله ذنوبه وستر عيوبه في رمضان المبارك سنة ١٤١٣

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

صدق اللہ العظیم

بیشک اللہ تعالیٰ بخشتا ہے سب گناہ؛ وہ جو ہے، وہی ہے معاف کرنے والا مہربان : قرآن حکیم

بسم الله الرحمن الرحيم

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

كتبه نفيس الحسيني اللاهوري الباكستاني ارتجالاً في بغداد، ١٣ رمضان المبارك سنة ١٤٠٨هـ

لأخي في الإسلام الشيخ حسن الچلبي التركي سلّمه الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ

يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۚ نُصِيبُ

بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ

أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ صدق اللہ العظیم ۱۳۹۸ھ

کتبہ الفقیر نفیس الحسینی غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ

أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

هو

الحيّ

القيّوم

قال الله تعالیٰ

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

صدق الله العظیم

القرآن الحکیم

۲۸ صفر المظفر ۱۳۹۹ھ

۲۸ جنوری ۱۹۷۹ء

کتبہ الفقیر نفیس الحسینی

بسم الله الرحمن الرحيم

ومن يسلم وجهه الى الله وهو محسن

فقد استمسك بالعروة الوثقى

والى الله عاقبة الامور

بسم الله الرحمن الرحيم

رب اغفر وارحم وانت خير الراحمين

كتبه نفيس الحسيني الخطاط اللاهوري الباكستاني ارتجالاً
في بغداد ۱۳ رمضان المبارك ۱۴۰۸ھ
لأخي في الإسلام الشيخ محمد التميمي التركي سلمه الله تعالى

بسم الله الرحمن الرحيم

وإنك لعلى خلق عظيم

کتبه الفقیر نفیس الحسینی غفر الله ذنوبه وستر عیوبه فی بلدة سکردو، بلتستان

الجامعة الاسلامیة، ٤ ذوالحجة ١٤٠٨ھ

إن الدين عند الله الإسلام

ارتجالاً لأخي في الإسلام منتصر فتحي الحمدان سلمه الله تعالى

كتبه نفيس الحسيني اللاهوري نزيل في بغداد

١٣ رمضان المبارك سنة ١٤٠٨ھ

٣/١٧٧ کریم پارک ، لاہور ٢ ، پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونؤمن بہٖ ونتوکّل علیہ

ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیّئات اعمالنا

من یّھدہ اللہ فلا مُضلّ لہٗ ومن یُّضللہ فلا ھادی لہٗ

ونشھد ان لّا الٰہ الّا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ

ونشھد ان سیّدنا ومولانا محمّدًا عبدہٗ ورسُولہٗ

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی القرآن الکریم

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی

للہ رب العٰلمین ۰ کتبہ نفیس الحسینی غفرلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن العزیز الحکیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ

رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ
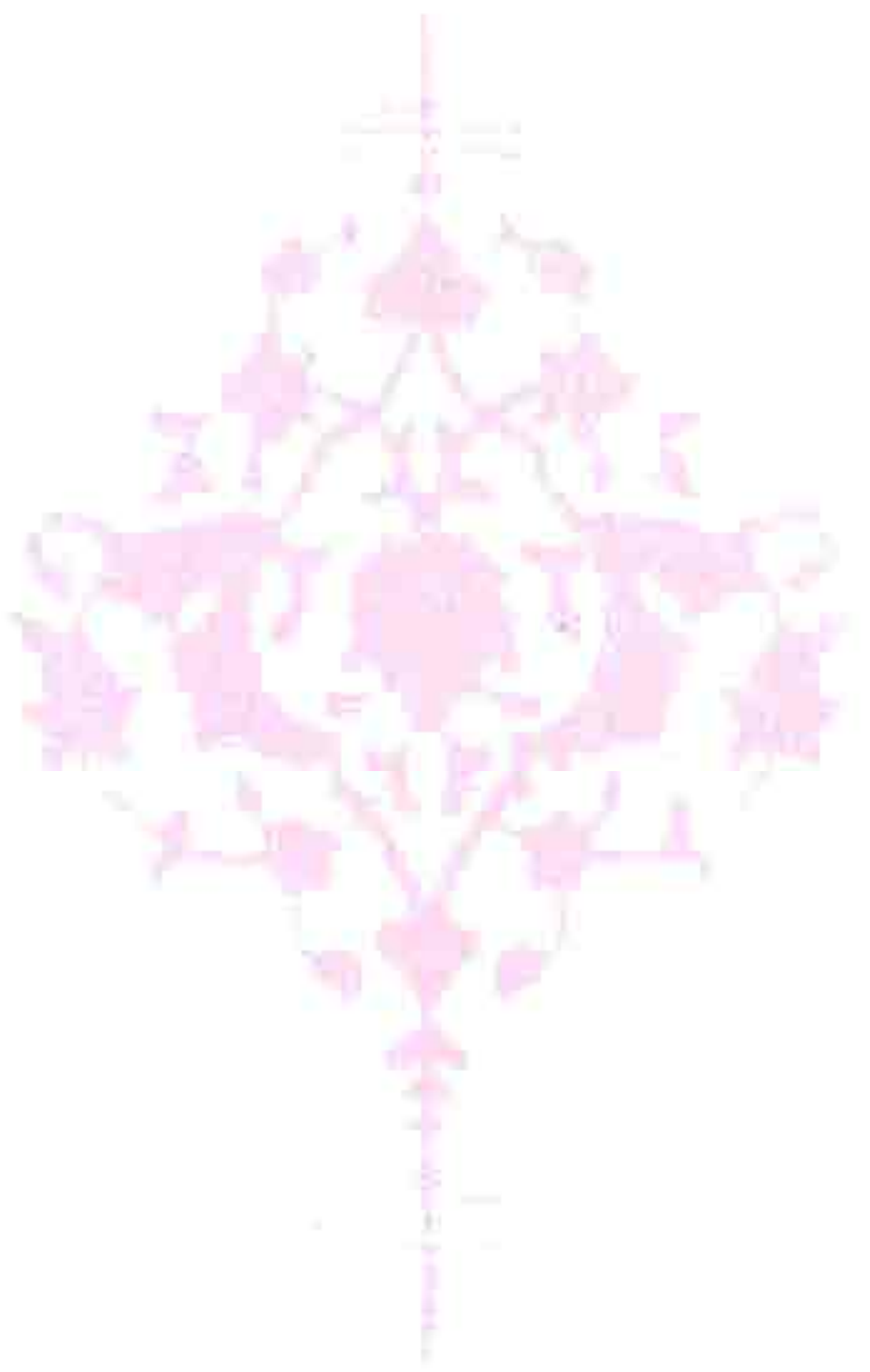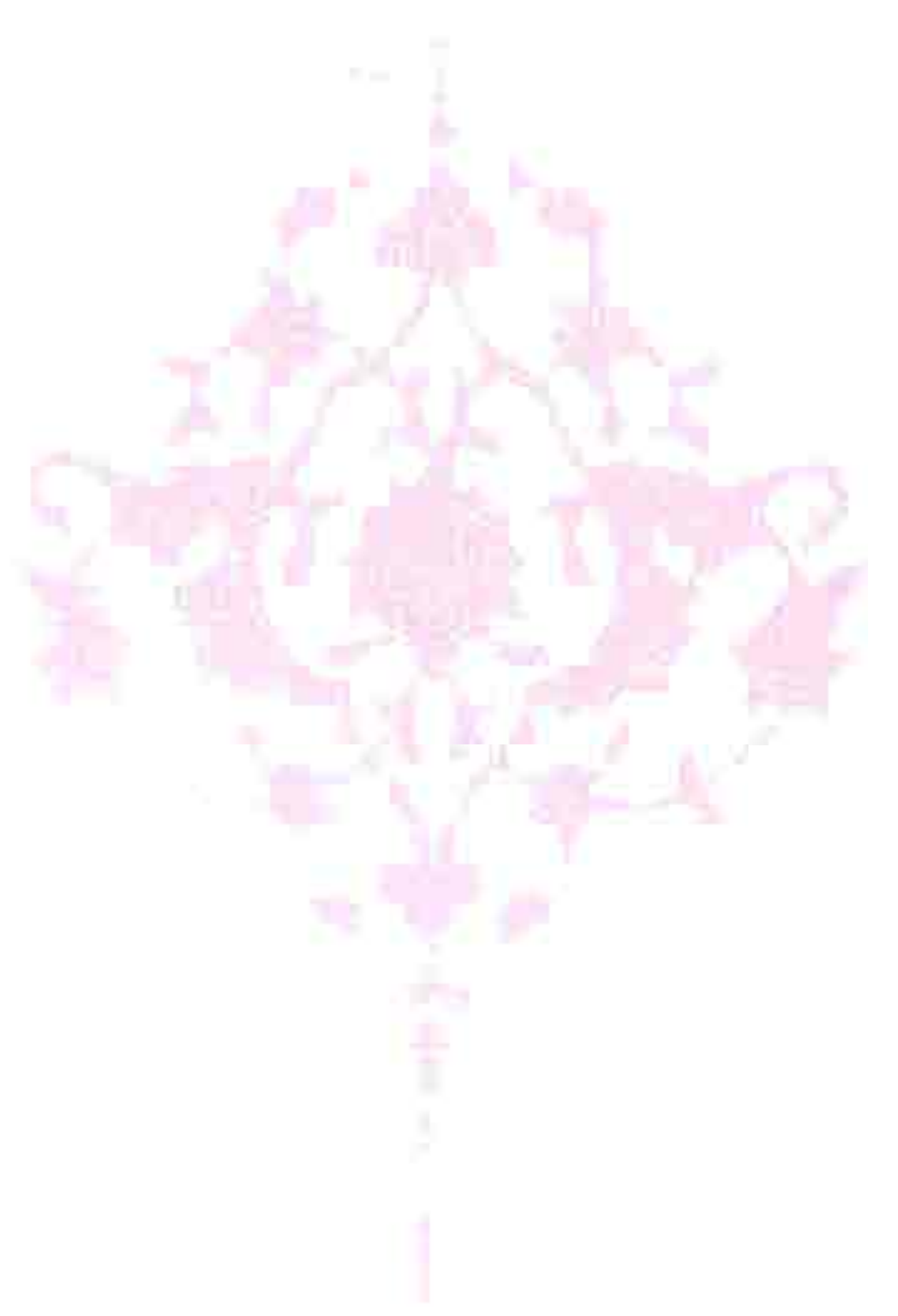
دانائے راز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمرہا در کعبہ و بتخانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید برون

اقبال

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

من بسیمائے غلامان فرِ سلطان دیدہ ام
شعلۂ محمود از خاکِ ایاز آید برون

ہر وقت از خلوتِ دشتِ حجاز آید برون
کاروان زین وادیٔ دور و دراز آید برون

طرحِ نو می افگند اندر ضمیرِ کائنات
نالہ ہا کز سینۂ اہلِ نیاز آید برون

چنگ را گیرید از دستم کہ کار از دست رفت
نغمہ ام خون گشت و از رگہائے ساز آید برون

کتبہ
سید انور حسین نفیس رقم
سیالکوٹی

۴ محرم الحرام
سنہ ۱۳۸۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلماں آں فقیرے کج کلاہے
رمید از سینۂ او سوزِ آہے
دلش نالد چرا نالد؟ نداند
نگاہے یا رسول اللہ نگاہے

اقبالؒ

صلی اللہ علیک وسلم دائماً ابداً

۱۸ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ

منتظرِ کرم: سید انور حسین نفیس رقم

بسم الله الرحمن الرحیم
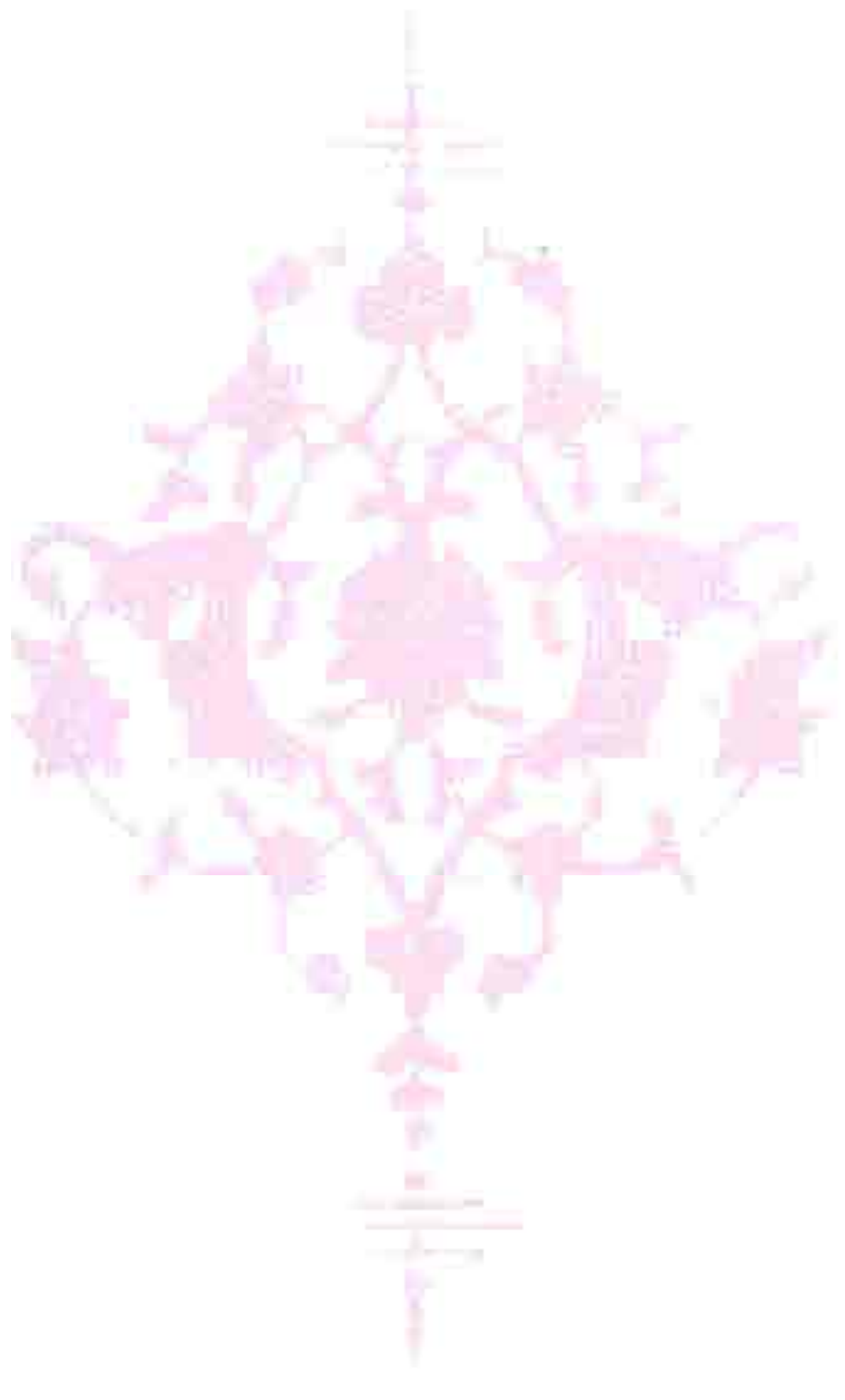
ده یار بهشتی اند قطعی
بوبکر و عمر علی و عثمان
سعد است و سعید بوعبیده
طلحه است و زبیر عبدالرحمن

رضی الله عنهم و رضوا عنه

لاهور: سنه ۱۳۹۱ھ

کتبہ نفیس الحسینی السیالکوتی
غفر الله ذنوبه و ستر عیوبه

هو القادر

زاہد خود بیں کیا جانے

وقت کا بایزید ہے ساقی

مسلک خواجہ فرید ہے ساقی (رحمہ اللہ)

یعنی فرد فرید ہے ساقی

کلام نفیس بہ قلم نفیس

۱۳۹۱ھ

هو الله الصمد

ای غمزهٔ تو دل عشاق نشانه
خلقی بتو مشغول تو غایب ز میانه

گه معتکف دیرم و گه ساکن مسجد
یعنی که ترا می‌طلبم خانه بخانه

باستقبال قطعه آقا عبدالرشید دیلمی نوشته شد

لاهور : ۲۵ رجب المرجب ۱۳۹۱ھ

کتبه العبد المذنب نفیس الحسینی غفر الله ذنوبه

هو القادر

پیوسته امیدم به خدای متعال
است که بر مسند عز و اقبال

ایمن باشی ز آفت عین کمال
هرگز نشود به دامنت گرد ملال

باستقبال قطعه حضرت میر عماد الحسنی علیه الرحمه قلمی شد

لاهور : ۲۲ جمادی الآخر ۱۳۹۱ھ

کتبه العبد الفقیر نفیس الحسینی
غفر الله ذنوبه

ملک الشعراء مولانا گرامی مرحوم

خاکِ گنگوہ را امید است رشید

گنجینۂ فقر را کلید است رشید

امداد اللہ مہاجر مکی را

اللہ اللہ عجب مرید است رشید

۲ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ : لاہور

کتبہ احقر نفیس رقم
مرید سلسلہ چشتیہ قادریہ رشیدیہ

بسم الله الرحمن الرحیم
نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

سیدِ هجویر مخدومِ امم
مرقدِ او پیرِ سنجر را حرم

خاکِ پنجاب از دمِ او زنده گشت
صبحِ ما از مهرِ او تابنده گشت

دکتر علامه محمد اقبال مرحوم

محرم الحرام ۱۳۹۳ھ

احقر نفیس الحسینی تحریر نمود

۱۳۹۲ھ

دلوں کو مرکزِ مہر و وفا کر
حریمِ کبریا سے آشنا کر

جسے نانِ جویں بخشی ہے تو نے
اسے بازوئے حیدرؓ بھی عطا کر

علامہ اقبالؒ
المتوفی ۱۹۳۸ء

فقیر نفیس الحسینی تحریر نمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ میاں میر ولی
ہر خفی از نور جان او جلی
تربتش ایمان خاک شہر ما
مشعل نور ہدایت بہر ما

علامہ اقبال طاب اللہ ثراہ

اثر خامہ نفیس رقم

لاہور: ۱۳۹۴ھ
۱۹۷۴ء

بسم الله الرحمن الرحیم

در کعبه دوست چون رسی گو لبیک

کانجا به سلام راه دارد علیک

این وادی عشق است نگهدار قدم

این ارض مقدس است فاخلع نعلیک

سید انور حسین نفیس رقم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دمِ عارف نسیمِ صبح دم ہے
اسی سے ریشۂ معنی میں نم ہے

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

اقبالؒ

سید انور حسین نفیس رقم

بسم الله الرحمن الرحیم

هر گاه ببینی که کسی عیب و هنر
عیب و هنرش ز پیش در آور به نظر

این است هنر از این هنر بیشتر
خود را بنگر که عیب آدم هنر

سعید آسرمد دہلوی

١٣٩٥ھ

کتبہ احقر العباد نفیس الحسینی
غفر اللہ ذنوبہ
وستر عیوبہ

بسم الله الرحمن الرحیم

بیا ای همنفس باهم بنالیم
من و تو کشتهٔ شانِ جمالیم
دو حرفی بر مرادِ دل بگوییم
بپای خواجه چشمان را بمالیم

صلی الله علیه وآله وسلم

اقبال

کتبه الفقیر نفیس الحسینی غفرله

لاہور : [illegible] ۱۳۹۲ھ

بسم الله الرحمن الرحیم

از درد و فراق آن سلام چه کنم

روز و شب از غم تن سلام چه کنم

میگویی با توام نه ام هر دو دور

در عین جنون وصل سلام چه کنم

۱۳۹۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی اس پہ اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کا شمار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اُس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار

جو تُو اُسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زِنہار

کہاں وہ رتبہ کہاں عقلِ نارسا اپنی
کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار

چراغِ عقل ہے گُل اُس کے نور کے آگے
زباں کا مُنہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار

اقتباس قصیدۂ قاسمی بقلم نفیس ۱۴۰۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلوا علیہ و آلہ
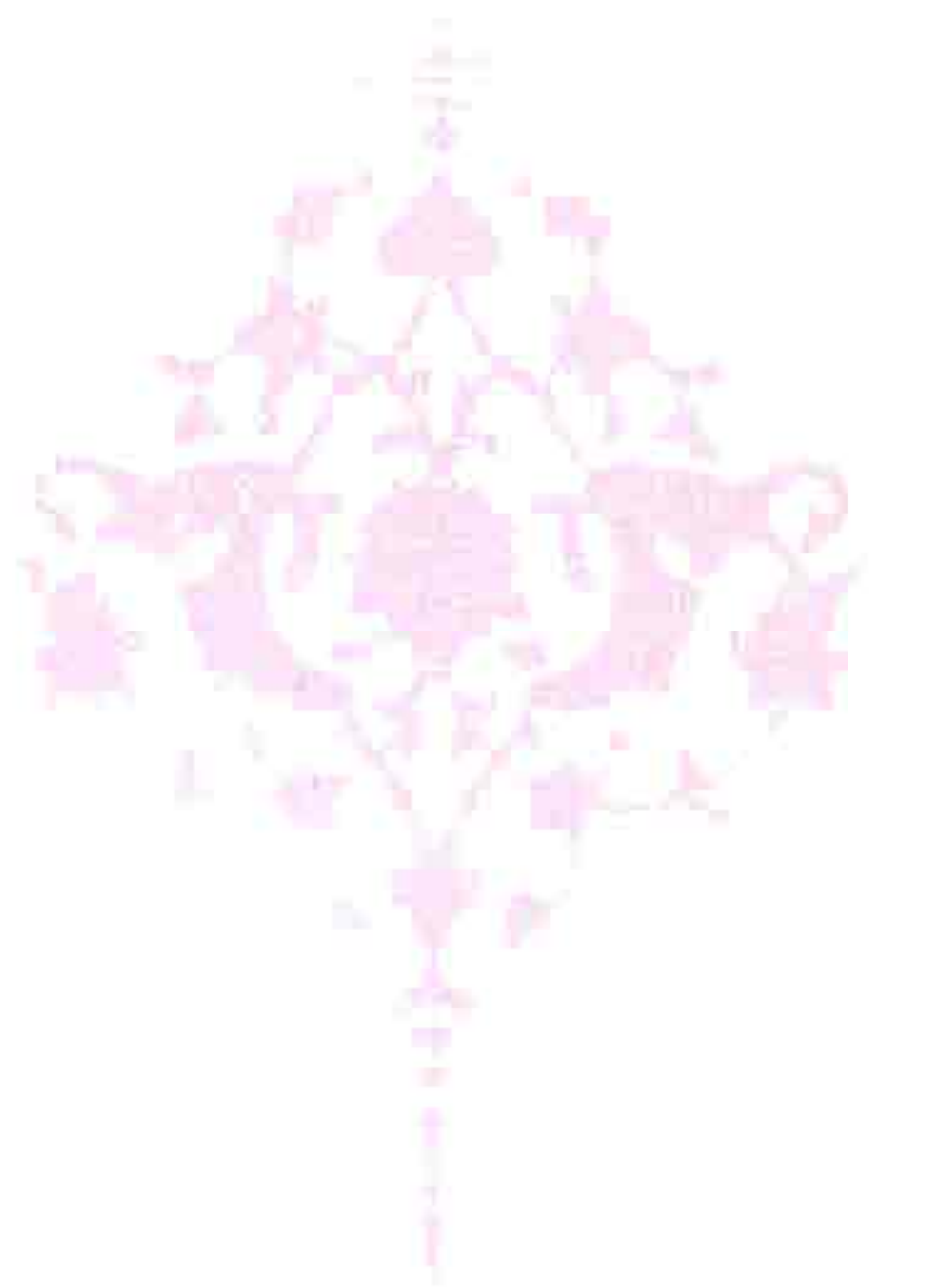
اُمیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی اُمید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شُمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینے کے مجھ کو مور و مار

اُڑا کے بادِ مری مُشتِ خاک کو پسِ مرگ
کرے حضور کے روضے کے آس پاس نثار

اقتباس قصیدۂ بہاریہ حُجۃ الاسلام نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

کتبہ الفقیر نفیس الحسینی ۱۴۰۲ھ
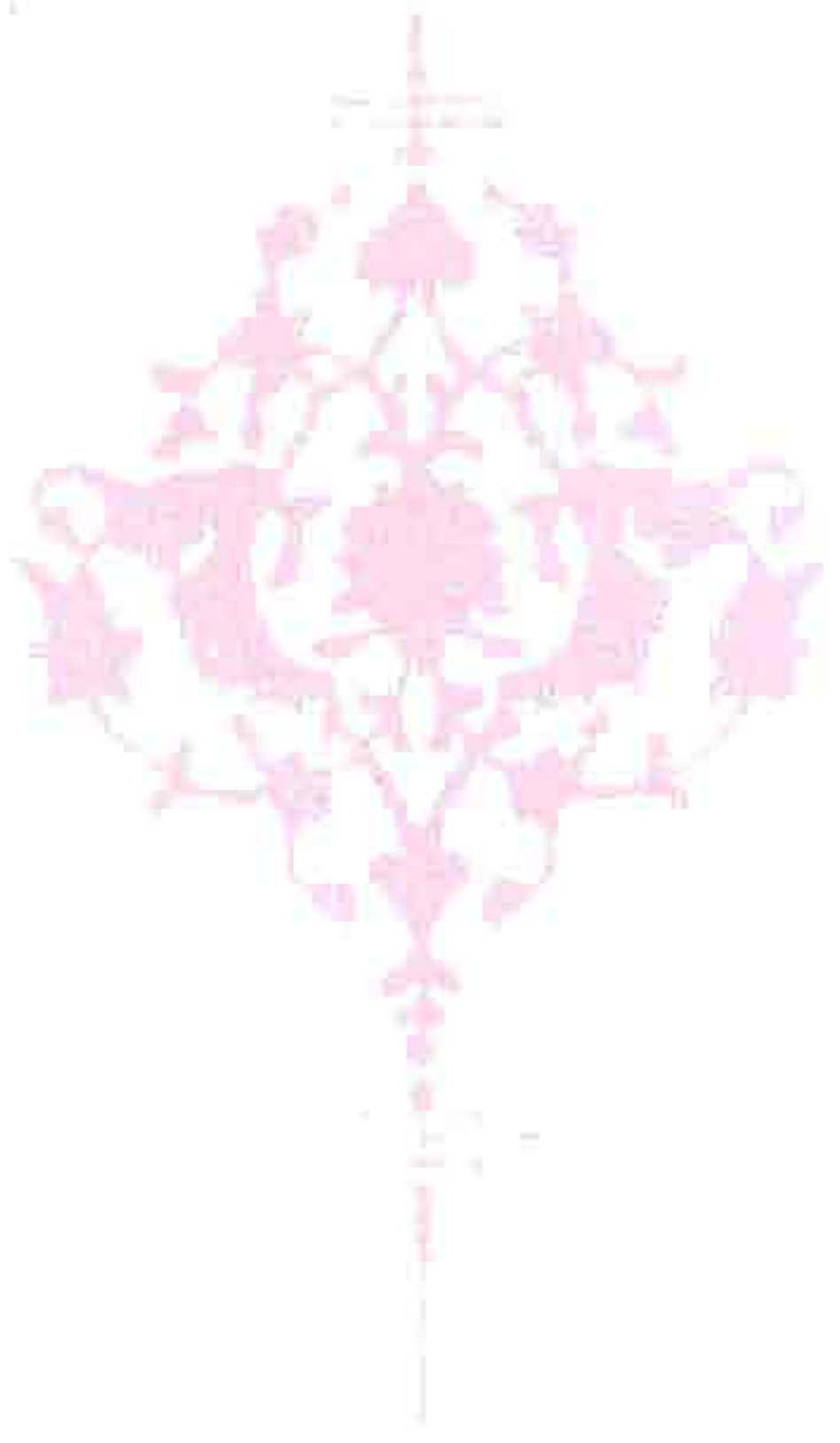
دیوبند

شاد باش و شاد زی، اے سرزمینِ دیوبند
ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند

ملّتِ بیضا کی عزّت کو لگائے چار چاند
حکمتِ بطحا کی قیمت کو کیا تو نے دوچند

اسم تیرا با مسمّٰی، ضرب تیری بے پناہ
دیوِ استبداد کی گردن ہے اور تیری کمند

تیری رجعت پر ہزار اقدام سو جاں سے نثار
قرنِ اوّل کی خبر لائی تری الٹی زقند

تو علمبردار حق ہے، حق نگہباں ہے ترا
خیلِ باطل سے پہنچ سکتا نہیں تجھ کو گزند

ناز کر اپنے مقدّر پر کہ تیری خاک کو
کر لیا ان عالمانِ دینِ قیّم نے پسند

جان کر دیں گے جو ناموسِ پیمبر پر فدا
حق کے رستے پر کٹا دینگے جو اپنا بند بند

کفر ناچا جن کے آگے بارہا تگنی کا ناچ
جس طرح جلتے توے پر رقص کرتا ہے سپند

اس میں قاسم ہوں کہ انور شاہ کہ محمود الحسن
سب کے دل تھے دردمند اور سب کی فطرت ارجمند

گرمئ ہنگامہ تیری ہے حسین احمد سے آج
جن سے پرچم ہے روایاتِ سلف کا سربلند

مولانا ظفر علی خاں رحم

کتبہ الفقیر نفیس الحسینی

السلام اے امیرِ ابرار السلام

السلام اے ضمیرِ ابرار السلام

جامی و رازی و واعظ و خواندمیر

آلِ اطہار و پیرِ ابرار السلام

لا اله الا الله

محمد رسول الله

صلی الله علیه و آله و سلم

مفلس

الٰہی قبرِ محمود عالی گرداں

۱۹ تا ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ کتبہ الفقیر نفیس الحسینی بتقریب سیمینار شیخ الہند حضرۃ مولانا محمود حسن دیوبندی قدس سرہٗ
یکم تا ۳ جنوری ۱۹۸۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هر که ما را یار نبود ایزد اُو را یار باد

وانکه ما را رنجه دارد راحتش بسیار باد

هر که اُو خاری نهد در راهِ ما از دشمنی

هر گُلی کز باغِ عُمرش بشگفد بی خار باد

کتبه الفقیر انیس الحسینی غفر الله ذنوبه

۷ شعبان المعظم سنه ۱۴۰۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زبانِ یارِ من ترکی و من ترکی نمی‌دانم

فی استانبول سنہ ۱۴۱۰ھ

بپاس خاطر محب مخلص جناب ڈاکٹر اکمل الدین احسان اوغلی زاد اللہ محاسنہ احقر العباد نفیس الحسینی اللاہوری تحریر نمود

احمد حامد محمود قاسم عاقب فاتح شاهد حاشر رشید

مشهود بشیر نذیر داعٍ شافٍ هادٍ مهدٍ ماحٍ منجٍ

ناهٍ رسول نبی امی تهامی هاشمی ابطحی عزیز حریص علیکم

رؤوف رحیم طٰہٰ مجتبیٰ طٰسٓ مرتضیٰ حمٓ مصطفیٰ یٰسٓ

اولیٰ مزمل ولی مدثر متین مصدق طیب ناصر منصور

مصباح امر حجازی نزاری قریشی مضری

محمد ﷺ

نبی التوبة حافظ کامل صادق امین عبداللہ

کلیم اللہ حبیب اللہ نجی اللہ صفی اللہ خاتم الانبیاء حسیب مجیب شکور مقتصد

رسول الرحمة قوی حفی مامون معلوم حق مبین مطیع رسول الراحة

اول آخر ظاہر باطن نبی الرحمة یتیم کریم حکیم خاتم الرسل

سید سراج منیر محرم مکرم مبشر مذکر مطہر قریب

خلیل مدعو جواد عادل طاہر شہیر شہید

الاسماء الحسنیٰ

۹۹

بخطِ ثلث جلی

اثرِ خامۂ نفیس رقم

ناشر

دار النفائس
کریم پارک ۳ راوی روڈ لاہور